سوال

(313) حمل نہ ٹھہرنے کی وجہ سے طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بی بی ہندہ کو اتہام حمل حرام لگایا اور اپنے گھر لے جا کر خوب بندوبست کیا اور دائیوں کے ذریعہ حمل کی خوب تحقیق کی۔ جب کسی طرح سے حمل ثابت نہ ہوا تو ہندہ کو یہ کہہ کر تو میرے کام کی نہیں ،اپنے گھر سے نکال دیا۔ اب وہ اپنے میکے میں ہے۔ والدہ ہندہ نے اپنے داماد کو نوٹس بھی دیا کہ اپنی بیوی کو لے جاؤ اور اپنے گھر رکھو، ورنہ طلاق دو۔ بجواب نوٹس شوہر ہندہ نے صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ میری بی بی میرے کام کی نہیں ہے، اس کو اختیار ہے، جو چاہے کرے۔ اس کو بھی عرصہ بہت ہوگیا، اس صورت میں ہندہ کو کیا کرنا چاہیے؟ آیا اپنا نکاح کسی دوسرے شخص سے کرے یا نہیں؟ اس کا شوہر تو بجواب نوٹس صاف لکھ چکا کہ ہندہ میرے کام کی نہیں ہے، وہ جو چاہے سو کرے، اسے اختیار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اس لیے کہ گو زید (شوہر ہندہ) کے یہ الفاظ کہ "میری بی بی میرے کام کی نہیں ہے، اس کو اختیار ہے، جو چاہے وہ کرے" صریح طلاق نہیں، بلکہ کنایہ طلاق ہیں، لیکن کنایات طلاق سے بھی اسی طرح طلاق پڑ جاتی ہے، جس طرح صریح طلاق سے، جب کہ کنایات کے ساتھ شوہر کی نیت طلاق دینے کی ہو یا دلالت حال (قرینہ حالیہ) موجود ہو۔ صورت مسئولہ میں گو زید کی نیت کا حال معلوم نہیں، ممکن ہے کہ اس کی نیت بھی ہو، لیکن دلالت حال (والدہ ہندہ کا سوال طلاق) ضرور موجود ہے، پس اس صورت میں ہندہ پر ضرور طلاق پڑ گئی۔ اب اگر اس طلاق کی عدت گزر چکی ہے یا ہندہ ہنوز زید کی مدخولہ ہی بعد نکاح کے نہیں ہوئی ہے، تو ہندہ ان دونوں صورتوں میں اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتی ہے۔ یا اگر زید وہندہ پھر باہم نکاح پر راضی ہوجائیں تو دونوں پھر باہم نکاح کر سکتے ہیں۔ اگر اس طلاق کی عدت نہ گزر چکی ہو اور ہندہ زید کی مدخولہ بعد نکاح کے ہو چکی ہو تو زید اس صورت میں رجعت کر سکتا ہے۔ اگر زید کی نیت اس رجعت سے ہندہ کو اچھی طرح رکھنے کی ہو، ستانے اور تنگ کرنے کی نہیں۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۔۔۔ سورة البقرة ۲۳۲

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں، جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہوجائیں"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۔۔۔ سورة الاحزاب ۴۹

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر انھیں طلاق دے دو، اس سے پہلے کہ انھیں ہاتھ لگاؤ تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں، جسے تم شمار کرو، سو انھیں سامان دو اور انھیں چھوڑ دو، اچھے طریقے سے چھوڑنا۔"

وَبُعولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فى ذٰلِكَ ... ۲۲۸ سورة البقرة

"اوران کے خاونداس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں"

وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا ... ۲۳۱ سورة البقرة

"اورانھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو،تاکہ ان پر زیادتی کرو"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:513

محدث فتویٰ